

تاد کا پتہ ۱۱ لفظ فی فیان

حسب اہل بیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



لفظ

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیر روزنامہ
لفظ

شرح چند
پیشگی

سالانہ ۵۰
ششماہی ۸
۳ ماہی ۱۲
ماہانہ ۴

قادیان

درخت نمانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی پیرن ہند ۵۰

جلد ۲۲، ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ، ۲۰ اگست ۱۹۳۴ء، نمبر ۲۲

المنیہ

ملفوظات حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں جو ان تھا اور اب ہوا مگر کوئی نہ دیکھا جس سلام کے بغیر میرا ہی حال

یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر انکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا مونہہ دیکھ سکیں۔ میں جو ان تھا اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا۔ جس نے بغیر اس پاک چہرہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔ (اسلامی اصول کی تفاسیر)

میں جو ان تھا۔ اور اب بوڑھا ہو گیا۔ مگر میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی اس بات کا گواہ ہوں کہ وہ خدا جو ہمیشہ پوشیدہ چلا آیا ہے۔ وہ اسلام کی پیروی کے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ (چہرہ معرفت)

قادیان ۱۸ اگست آج دھرم سالہ سے پیر یار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ شب حضرت امیر المومنین ایہ اشفاق نے بصرہ العزیز کو سنا رہا تھا۔ آج صبح بھی حرارت رہی۔ دیگر افراد خاندان خدا تھے کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈوکیٹ کو حضور نے بہت دیر تک شرف باریا بی بخشا۔ کل ڈاکٹر مطلوب خان صاحب نے اپنے رفقاء سمیت حضور سے ملاقات کی۔

خان صاحب مولوی قرظ ندولی صاحب ناظر امور عامہ ۱۹ اگست سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے سیال کوٹ تشریف لے گئے۔

حکمت فضل سے احمدیہ کی روافضوں نے

۱۹۳۶ء تک بیروت کربوا لوں کے نام

ذیل کے اصحاب ہدیہ خط و حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اٹا فی ایدہ اللہ تعالیٰ نبیرہ العزیز کے ائمہ پر بیت کر کے داخل اقلیت ہوئے۔

۱	سبحان پڑی صاحب	کثیر	۳۳	ایس ایم اسحق صاحب	غاندیس
۲	رجیم پڑی صاحب	"	۳۷	سکینہ بی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ

ایک مبارک خواب اس کی تعبیر

ایک احمدی بھائی اسمیل صاحب نے شکریہ سے اپنا ایک خواب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خدمت میں رکھا اور حضور نے اس کی تعبیر رقم فرمائی۔ خواب اور تعبیر درج ذیل ہیں:-

خواب:- میں دعا کرتا تھا کہ آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ہم سب چل پڑے۔ راستہ میں ایک دریا آیا۔ اس میں کودنے کا حکم ہوا۔ جب کہ دوسرے تو دریا خشک ہو گیا۔ پہلے میں خیال کرتا تھا کہ حکم دینے والے حضور ہیں۔ مگر معلوم ہوا کہ خود رسول اللہ ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:-

خواب مبارک ہے۔ آپ کو بتایا گیا ہے کہ خلیفہ کا حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ نیز یہ کہ جو لوگ خلیفہ کے حکم کے ماتحت قربانیوں پر آمادہ ہوں گے۔ وہ تباہ نہ ہوں گے۔ بلکہ معائب کے دریا ان کے لئے پایاب ہو جائیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین سے ایک غیر مسلم کی درخواست عار

سائیکل سے سوار جیون سنگھ صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خدمت میں پہنچے ہیں۔ خاک و تفریبا غم و دواں میں مبتلا ہے۔ عموماً در و درکار اور اس کے ارد گرد رہتا ہے۔ ہزاروں دوائیاں استعمال کیں۔ لیکن تاحال شفا نصیب نہیں ہوئی۔ X Ray بھی کرایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا تھا کہ کمر کے پچھلے حصے میں جو نامک ہو گیا ہے۔ اور ہڈی میں جو نامک ہو گیا ہے۔ دوائی مین پچھلے کاتیل اور چونے کا کافی استعمال کیا۔ اس سے افادہ ضرور ہوا۔ لیکن مکمل شفا نہ ہوئی۔ دروئے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ اذراہ کرم اس موذی مرض سے شفا پانے کے لئے دعا کریں نیز الفضل میں بھی میری تکلیف شائع کرا دیں۔ تاکہ احباب بھی دعا کریں۔

منشی احمد الدین پوچھی کے متعلق اعلان

مجھے اپنے مبلغین کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ منشی احمد دین سوپ ایکٹ پر پوچھی کر کے بعض ذمہ دار کارکنوں کے خلاف کثیر کی جماعتوں میں نامناسب طور پر ذکر کر رہا ہے لہذا احباب اصل حقیقت سے آگاہ رہیں۔ کہ منشی مذکور کے مانڈان کے بعض افراد حجت سے خارج ہیں۔ اس رنج سے منشی صاحب یہ کارروائی کر رہے ہیں۔ احباب منشی صاحب کی

ذکر و فکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے لڑکوا! دو جماعتوں میں سے تم کس میں ہو

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے)

بیوی بچے۔ حوت اور امن کا نامناسب طور پر برباد کرنا ان کا اصل کام ہوتا ہے۔ اور اسی لئے میں ایسے بچوں کا نام دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو بچوں کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ سب سے کم عمر میں اپنی چیزیں اپنے کھلونے اپنی کتابیں اپنی قلمیں قلمیں اور اپنے کپڑے حفاظت کے سمجھال کر رکھتا ہے۔ دوسروں کی چیزوں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور بڑا ہو کر اپنی جان جسم مال رشتہ اور اسی طرح دوسروں کے خیال جسم اور اموال کا بھی خیال رکھتا ہے۔ اگر پالیسی کی طرف رجحان ہو۔ تو آئینی جدوجہد اور ملک کی اصلاحی تدابیر میں حصہ لیتا ہے۔ غرض اس پہلے *Condemnation* انسان سے بالکل مخالف ذہنیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا نام *Condemnation* انسان رکھنا بجا ہو گا۔

اب ان دو تعریفوں کے بعد اے اس معنوں کو پڑھنے والے صاحبزادے تم اچھی طرح سوچ کر بتاؤ۔ کہ تم کس کلاس سے تعلق رکھتے ہو؟ اس جواب کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے دل سے ہی پوچھو۔ کہ تم مغربی کلاس کی طرف مائل ہو یا تعمیری کلاس کی طرف اور اگر کنسٹرکٹو ہونا تمہاری عقل کے نزدیک اچھی بات ہو۔ مگر تمہارا میلان اور عادات دوسری کلاس کی ہوں تو کوشش کر کے ان باتوں کو چھوڑ دو۔ اور اچھی کلاس میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ ارادہ اور بار بار کی کوشش سے انسان کی ہر عادت اور ہر خلق بدل سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

بہت چھوٹی عمر سے ہی بچے دو قسم کی جماعتوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ ۱۔ ایک بچہ وہ ہوتا ہے۔ جو تھوڑی دیر کے بعد ہی اپنے کھلونوں کے کمرے سے باہر نکلتا ہے۔ اس کی ساری عمر بھٹی ہوئی ہوتی ہے۔ کپڑے دریدہ۔ دوسرے بچوں سے لڑائی۔ کھیل جاتا ہے۔ اور تورا بخود ہی بگڑا دیتا ہے۔ مگر کی چیزیں توڑتا پھوڑتا رہتا ہے۔ چہرہ روپیہ لاف آجائے۔ تو ان کو اڑا دیتا ہے۔ غرض اس کی مشوہہ اشیاء کا حال نہ پوچھو۔ ہر چیز پر ایک فنا کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ مثلاً اسے کوئی گھڑی ملے۔ دو۔ اور آٹھ دن بعد دیکھو۔ تو فنر کھین طاق میں پڑا ملے گا۔ کوئی چوڑا دروازہ میں ہو گا۔ تو کوئی گل میں اور گھڑی پھوڑ کے کٹی ہوئی کسی سوری میں اپنی قیمت کو رو رہی ہو گی۔ پھر جب ایسا لڑکا اپنی حالات میں بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اصلاح نہیں ہوتی۔ تو وہ دوسرے میں نہیں توڑتا اور دواتوں کو پھوڑتا ہے۔ دوسروں کی ایذا میں راحت محسوس کرتا ہے۔ فنڈ بال بیٹ اور بال کی سسک اسی کی سب سے پہلے فنا ہوتی ہے۔ بوٹ اور کپڑے اسی کے زیادہ پھٹتے ہیں۔ اور دوسرے لڑکوں کو اسی کے ہاتھ سے سب سے زیادہ چڑھیں لگتی ہیں۔ پھر بڑا ہو کر اگر کھائی میں لگ گیا۔ تو روپیہ برباد ہوئی کو مار۔ بچوں کی کھوپڑی توڑ۔ پالیسی کی طرف رجحان ہو گیا۔ تو پولیس اور گورنمنٹ سے بیوجہ ٹکڑے دلاتی مال کو پھونکتا۔ غیر ملکی اشیاء کی دکانوں کے آگے ستیہ گرہ کر کے لیٹنا۔ زیادہ جوش آیا۔ تو ہنگر سڑا کر کے اپنا فائدہ کرنے کی کوشش کرنا۔ ایسے لوگوں کا وہ عمل ہے۔ غرض جسم جان۔ اعمال رشتہ

منشی احمد الدین پوچھی کے متعلق اعلان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مؤرخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ اور چودھری فضل حق صاحب

غیر مسلموں میں تسلیم کرنے کے پیلیج کو احرار نے کیوں قبول نہیں کیا۔

(A)

ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں جو دوسری
افضل حق صاحب جب ایک طرف تو آریوں
کے مقابلہ میں اپنے علماء کی ناکامیوں اور
نامرادیوں سے تنگ آ گئے۔ اور دوسری
طرف ان علماء کی میدان ارتداد میں بے یکل
احدیوں کے خلاف فتوے بازی سے
اس لئے پریشان ہو گئے۔ کہ یہی ایک
عجبت تھی۔ جو آریوں کے مقابلہ میں نہایت
منظم طور پر اور مجاہدانہ طریق سے کام کر
رہی تھی۔ اس کے رستہ میں روڑے اٹھانا
مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔ اور مسلمانوں
کو ارتداد کے ڈبے میں دھکیلنا تھا۔ تو
انہوں نے مسلمانوں سے ایک اپیل کی۔
جس میں لکھا :-

مسلمان پیکار کو چاہیے کہ فتوے بازوں سے مطالبہ کریں کہ وہ غیر اقامت تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں تاکہ ان پر یہ راز مکمل جائے کہ مسلمان کو کافر بنانا کتنا آسان اور کافروں کو مسلمان بنانا کس قدر دشوار ہے۔ اگر فتویٰ باز کسی کے روکے نہیں دے سکتے تو انہیں یہ اجازت دی جائے کہ جہاں وہ مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ وہاں کبھی کبھی غیر قریبیوں میں تبلیغ بھی کریں تاکہ ان کا مزاج اعتدال پر آجائے پھر (رسالہ فتنہ اردو) اس کا مسلمانوں پر کچھ اثر ہوا۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت جو دھری فتنہ خاں صاحب پر مسلمانوں کی باہمی کشمکش اور تکفیر بازی کا کیا اثر ہوا اور اس کے نتیجے میں انہوں نے مسلمانوں

کے کیا خواہش ظاہر کی۔ یہ کہ ان لوگوں کے جو مسلمان کہلانے والوں میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں۔ ان سے راجعہ کر رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی خدمات کے رستہ میں روک بن رہے ہیں۔ ان سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کر کے اس کے نتائج کی بنا پر اپنی اہمیت ثابت کریں۔ اور اپنے کاروائے نمایاں پیش کریں۔

معلوم نہیں۔ آج اس تجویز کے متعلق
چودھری اہل حق کا کیا خیال ہے۔ مگر یہ
یقینی بات ہے۔ کہ جیب انہوں نے تجویز پیش
کی۔ اس وقت اس کی معقولیت میں انہیں
کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ اور ہمیں تو اب
بھی اس کی معقولیت میں کوئی کلام نہیں۔ اگر
چودھری صاحب کا بھی اب تک یہی خیال
ہو۔ اور وہ اس بارے میں ہمارے ساتھ
متفق ہوں۔ تو ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے
ہیں۔ کہ جیب انہوں نے اپنی احاری ٹولی
سمیت جماعت احمدیہ کے خلاف اس سے
بھی ہزار درجہ بدتر رویہ اختیار کر لیا۔ جس
کے خلاف انہوں نے ملکاتوں کے امداد
کے زمانہ میں صدائے احتجاج بلند کرنے
جوئے غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کی تجویز پیش
کی تھی۔ تو بعینہ ایسی تجویز کہ انہوں نے خود
کیوں نہ قبول کیا۔

انہیں یاد ہونا چاہیئے۔ کہ مارچ ۱۹۵۵ء
میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے
ایک خطبہ مجید میں تمام احرار کو چیلنج دیا تھا
کہ آؤ اسلام کے لئے جہاد اور مالی قربانیوں
میں مقابلہ کرلو۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا تھا:-

میں کہتا ہوں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں کہ
 احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنک
 کرنے والے ہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں کہ
 اسلام کا رد احمدیوں کے دلوں میں نہیں۔ وہ
 احرار جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی اسلام کے دشمن
 اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد
 رکھنے والے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا
 ہوں۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمان ہند کے
 نمائندہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور ہند
 متعلق کہتے ہیں کہ ہم چھپن ہزار ہیں۔ گو
 نہ یہ صحیح ہے۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمان ہند
 کے نمائندہ ہیں۔ اور نہ یہ صحیح ہے کہ ہمارا
 تعداد چھپن ہزار ہے۔ مگر ان کے مونہہ کا
 دعوے چونکہ یہی ہے۔ اس سے بفرض محال
 اسے درست تسلیم کرتے ہوئے میں کہتا ہوں
 کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو بجائے
 اس کے کہ وہ بے ہودہ طریق پر لڑیں اور
 گنہ چھیلائیں۔ کیوں قرآن مجید کے اس
 بیان کردہ معیار کے مطابق آپس میں فیصلہ
 نہیں کر لیتے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے
 ہیں۔ تو آئیں۔ اور غیر قوموں یعنی ہندوؤں
 اور عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان بنانے کے لئے
 وہ بھی قربانیاں کریں۔ اور ہم بھی قربانیاں
 کرتے ہیں۔ وہ بھی آٹھ کروڑ مسلمان ہند
 کو لے کر اشاعت اسلام کے لئے جانی اور
 مالی قربانیاں کر کے دکھائیں۔ اور ہم بھی اپنے
 چھپن ہزار افراد کو لے کر مالی اور جانی قربانیاں
 کرتے ہیں۔ پھر دنیا پر خود سجدہ و ظاہر ہو جائیگا۔
 کہ کون اسلام کی محبت کے دعوے میں سچا ہے
 اور کون کاغذ۔ کون اپنے مونہہ کی لاف و
 گزاف دنیا کو قائل کرنا چاہتا ہے۔ اور کون علی

رنگ میں اسلام سے اپنی محبت کا ثبوت
 پیش کرتا ہے۔ حضرت مولانا سے اسلام کی
 محبت کا دعویٰ کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے
 کہتے ہیں۔ سو گز داروں گز بھر نہ بھیاڑوں
 ہم سے جانی اور مالی قربانیوں میں متقابلہ کریں
 اور پھر دیکھیں کہ کون اسلام کا سچا پرور
 سینہ میں رکھتا ہے۔ (افضل ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء)
 ظاہر ہے کہ اس تجویز میں اگرچہ دوسری
 افضل حق صاحب کی تجویز میں سوائے اس
 کے کوئی فرق نہیں کہ یہ حضرت امیر المومنین
 ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احرام کے

سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور وہ چودھری
 افضل حق صاحب نے اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں
 کے سامنے پیش کی تھی۔ نیز یہ کہ اس میں تجویز
 پیش کرنے والوں نے اپنے آپ کو بھی
 غیر سکوں میں تبلیغ کرنے کے لئے پیش
 کیا ہے۔ مگر چودھری صاحب نے مرنے
 دوسروں کے ذریعہ کام لگایا تھا۔ جب
 صورتِ حالات یہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں
 ہو سکتی تھی۔ کہ احرار اسے قبول نہ کرتے
 اور چودھری افضل حق صاحب اس پر عمل
 کرنے کے لئے ان کو تیار نہ کرتے۔ نیز
 انہوں نے کیا کیا۔ یہ کہ چودھری صاحب
 تو بالکل دم بخود ہو گئے۔ البتہ مرزا علی
 آفہر احرار کی شائدگی میں بولے۔ مگر نہ
 بولنے سے بدتر۔ انہوں نے کہا:-

ہیں مانی اور جانی قربانی کا جیلنج
دیا جاتا ہے۔ لیکن پہلے اپنے والد مرزا
غلام احمد کا جہاد والا اعلان منسوخ
کرو۔ جس میں اس نے اعلان کیا ہے۔
کہ جہاد منسوخ کیا جاتا ہے۔ اگر جہاد منسوخ
کیا گیا ہے۔ تو پھر مانی اور جانی قربانی کا
جیلنج دینے کی ضرورت کیوں ہوئی؟
(احسان آبادی، ص ۲۰۷)

کے متعلق انہوں نے مل کر یہ منجوز پیش کی تھی کہ "وہ غیر اقوام میں تبلیغ کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں" خود ان سے بھی چار قدم آگے بڑھ چکے ہیں :-

صدافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان

انبیاء علیہم السلام کے خارق عادت نشان
اللہ تعالیٰ جب دنیا میں کوئی نبی مبعوث
فرماتا ہے۔ تو اسے خارق عادت طور پر
ایسے نشانات اور معجزات بھی دیتا ہے۔
جن کے مقابل پر دوسرے انسان عاجز
ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کا مقابلہ نہیں
کر سکتے۔ حضرت موعود علیہ السلام کے زمانہ
میں سحر کا بہت زیادہ چرچا تھا۔ اللہ تعالیٰ
نے ان کو ایسے نشانات دیے۔ جن کے
مقابلہ کا کسی ساحر کو تاب نہ رہی۔ اور
انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب
اور مسخریم کا علم ترقی پذیر تھا۔ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو وہ نشان دیے۔ جس کے
آگے اس زمانہ کے ماہرین مسخریم نے
تسلیم خم کر دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم کے زمانہ میں عربی زبان کی
فصاحت و بلاغت کا عروج تھا۔ خرافات
نے آپ کو ایسی فصاحت و بلاغت سے
سرفراز فرمایا۔ جس کی مثال لانے کی
کسی میں ہمت نہ ہوئی۔ اور آپ نے
ببالغہ ذہل فرمایا۔ اعطیت جوامع
الکلمہ یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے
کلمات عطا فرمائے ہیں۔ جن کے معاد
تاقیامت لوگوں پر کھلتے رہیں گے اور
جن کی نظیر تمام دنیا کے لوگ لانے سے
عاجز رہیں گے۔ پس یہ معجزات جو انبیاء
علیہم السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے
دیئے گئے۔ یہ ان کی صداقت کے بین نشان
ہیں۔ اور نجد دیگر معیاروں کے جن سے
انبیاء علیہم السلام کی صداقت پر بھی جاتی
ہے۔ ایک یہ معیار بھی ہے۔
قرآن مجید کی صداقت کا معیار
قرآن مجید کی صداقت کے متعلق نبی اللہ
تعالیٰ ہی معیار بیان فرماتا ہے۔

تو اے فرماتا ہے۔ لئن جمعت الانس والجن
علی ان یاتوا بعشل طے القرآن لایاتون
بعشلہ ولو کان بمعہم بعض ظہیرا
(بنی اسرائیل ۸) اگر تمام انسان اور جن
مل کر بھی اس قرآن کی مثل لانا چاہیں۔
تو وہ ہرگز نہیں لاسکیں گے۔ خواہ وہ
ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔
اس آیت کریمہ میں دو باتیں بیان کی
گئی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام دنیا کو چیلنج دیا
گیا ہے۔ کہ اس قرآن مجید کی مثل لاؤ۔
اور دوسری یہ کہ عالم الغیب خدا نے اس
امر کا اظہار فرمادیا۔ کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں
ولو نشاء لفلان مثل هذا اگر ہم چاہیں۔ تو
اس قرآن جیسا کلام کہیں۔ لایاتون
بعشلہ وہ ہرگز اس جیسا کلام لانے کی
طاقت نہیں رکھتے۔
اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا۔ ان کنتم
فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاذا
لبسورة من مثله وادعوا لشعداکم
من دون اللہ ان کنتم ملحد قین یعنی
اگر تمہیں اس کلام میں جو ہم نے اپنے
بندہ پر اتارا ہے۔ شک ہے۔ اور تم یہ
خیال کئے ہوئے ہو۔ کہ یہ اس کا اپنا یا
کسی دوسرے انسان کا کلام ہے۔ تو ان
کا مقابلہ انسان کر سکتا ہے۔ پس تم اگر
اپنے اس خیال میں سچے ہو۔ تو اس جیسا
کلام پیش کرو۔ اگر زیادہ نہیں تو اس
کی ایک سورۃ جتنا ہی لاؤ۔
یہ چیلنج آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے
اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے منکرین کو دیا۔ مگر آج تک کسی کو بھی
اسے قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور کہے
ہو سکتی تھی۔
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو۔
وہاں قدرت یہاں درمانہ کی فرق نمایاں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی فصاحت و بلاغت
اسی طرح اس زمانہ کے مصلح اور مرسل
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے
ایسے وقت میں جبکہ علم کا دور دورہ
ہے۔ فصاحت و بلاغت کے معجزہ سے سرفراز
فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
تحریر فرماتے ہیں۔ میں قرآن شریف کے
معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا
نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا
مقابلہ کر سکے اور ضرورت الامام ص ۲۸
ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ ما لکم
لا تفکرون ود اللہ انہ ظل فصاحت
القرآن لیکن آیتہ لقوم یتدبرون
اقتولون سارقا فاذا یصفحات مسرقة
کمثلھا فی الالتزام الحق والحکمة ان
کنتم ملحد قین۔ دھل من ادیب فیکم
یا قی بعشل اتاھا وان لم تفعلوا و
لن تفعلوا فاعلموا انھا آیتہ کمثل
آیات اعرلی لقوم یتفکرون
(الاستغناء ص ۱۱۱ حقیقۃ الوحی ص ۱)
اسے لوگو تم غور کیوں نہیں کرتے۔ بخدا یہ
عرب کا کلام قرآن مجید کی فصاحت کا
ظل ہے۔ تاکہ اس قوم کیلئے جو تدبر اور غور
کرنے کی عادی ہوتی ہے نشان ہو۔ اے
لوگو! کیا تم مجھے سارق کہتے ہو۔ اگر تمہاری
یہ بات صحیح ہے۔ تو تم بھی اس قسم کے
کلام کے چند صفحات مسروقہ لاؤ۔ جن میں
میرے کلام کی طرح سچائی اور حکمت بیان
ہوئی ہو۔ کیا تم میں کوئی ادیب ہے جو
اس قسم کا کلام تیار کر سکتا ہو۔ اور اگر تم
اس قسم کا کلام تیار نہ کر سکو۔ اور میں
دعوئے سے کہتا ہوں۔ کہ تم ہرگز تیار
نہیں کر سکو گے۔ تو جان لو۔ کہ یہ میری
صداقت کے دوسرے نشانات میں سے
اس قوم کے لئے جو غور اور فکر کرنے
والی ہے۔ ایک نشان ہے۔
ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن مجید
بیان کردہ معیار صداقت کو حضرت مسیح
موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت میں پیش
فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
بھی علماء کو چیلنج دیا۔ اور ان کو غیرت دلانے
کے لئے انعام بھی مقرر فرمائے۔ لیکن باوجود
آج کل کسی عالم کو نہ چیلنج منظور کرنے اور نہ

انعام لینے کی جرأت ہوئی۔
دس ہزار روپیہ کا انعام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز احمدی
اور اعجاز المسیح دو کتابیں عربی زبان میں
تصنیف فرمائیں۔ جن کے متعلق آپ نے
مخالفین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ ان کی مثل لاؤ
اعجاز احمدی کا جواب لکھنے والے کے لئے
دس ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا۔ چنانچہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں
میں یقین دل سے جانتا ہوں۔ کہ خدا
کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ تا وہ
مخالفت کو ختم نہ کرے اور لا جواب کرے اس
لئے میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے
انعام کے ساتھ مولوی شاد اللہ اور اس
کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں ص ۲۸
پھر فرماتے ہیں میں خدا تعالیٰ کی قسم
کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو
میں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کیا
ہے۔ اسی قدر مضمون اردو جس میں میری
ہر ایک بات کا جواب ہو۔ کوئی بات رہ نہ
جائے۔ اور اسی قدر قصیدہ جو اسی تعداد
کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو
اور فصیح و بلیغ ہو۔ اسی مدت مقررہ میں
چھاپ کر شائع کر دیں۔ تو میں ان کو دس
ہزار روپیہ نقد دے دوں گا۔ میری طرف سے
یہ اقرا و صحیح شرعی ہے۔ جس میں ہرگز خلل
نہیں ہوگا۔ اور جس کا وہ بذریعہ عدالت بھی
ایسا کر سکتے ہیں ص ۲۹
انعام کے علاوہ جوش دلایا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف
اسی پر اکتفاء نہ فرمایا بلکہ مخالفین کو جوش
بھی دلایا۔ چنانچہ اعجاز احمدی کے متعلق
فرماتے ہیں۔ پھر اگر بیس دن میں جو کچھ
مسلحہ کی دوسویں کے دن کی شام تک ختم
ہو جائیگی۔ انہوں نے اس قصیدہ اور اردو
مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا۔ تو
یوں سمجھو کہ میں نیت و ناپود ہو گیا۔ اور میرا
سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری
تمام جماعت کو چاہیے۔ کہ مجھے چھوڑ دیں
اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفین نے
خدا کی نکتہ کشی کی۔ تو نہ صرف دس ہزار روپیہ
کے انعام سے محروم رہیں گے۔ بلکہ دس لختیں
ان کا ازل حصہ ہوگا۔ (اعجاز احمدی ص ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندونیشیا

ایسی کتابیں ہر چاہا کرتی ہیں۔ اسی کتاب کا خلاصہ ہے۔ روزنامہ الفضل

رہی ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ایسے ہو گئیں۔ انسانی کلام اور اپنی تائید یافتہ کلام میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ انسانی کلام کا مقابلہ انسانی کلام کر سکتا ہے۔ اور کوئی شخص اپنے کلام کو بے مشابہ نہیں کہہ سکتا۔ سوائے اس کے جس کے کلام کو تائید الہی حاصل ہو۔

انجیل کا بیان

انجیل میں بھی حضرت یسوع علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ: ”پیادوں نے جواب دیا کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ جیسا یہ انسان کرتا ہے“ (د یوحنا ۷: ۱۹) اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلام کا اپنے اندر معجزانہ اثر رکھنا تکلم کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔ پس جہاں مسلمانوں اور دیگر اقوام کو اس دلیل اور معیار پر غور کرنا چاہیے۔ وہاں عیسائیوں کے لئے بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

نار و وال میں حرار کی بد بانی

۳۰ اگست کی درمیانی شب حرار کا ایک جلسہ بٹری منڈی میں شروع ہوا۔ جس میں عبدالرحیم احراری نے تقریر کی۔ اور کہا۔ یہ جلسہ فیض الحسن سجادہ نشین کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اظہارِ ناراضگی کرتا ہے اس کے بعد جماعت احمدیہ کے خلائق نہت بد بانی شروع کر دی۔ اور کہا۔ ہم اس انگل کو جو نبوت کے لئے اٹھارہ کرے کاٹ دیں گے ہم ایسے آدمی کو جو دعویٰ نبوت کرے قتل کر دیں گے۔ دیکھو حضرت ابو بکرؓ نے مسیح کو جو کاذب نبی تھا قتل کر دیا۔ پس جھوٹے نبی کو قتل کرنا ایمانیات سے ہے۔ ڈرامائی نوٹ کر لیں۔ اور مرزائی اور مرزائی نواز میں کہ ہم کسی مرزائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے آج نار و وال میں مجلس احرار کی برکت سے مرزائی مڑ چکا ہے۔ اسی طرح ہم مرزائیت کوٹ کر چھوڑینگے۔ بہت کچھ بد بانی کرنے کے بعد جب تقریر ختم کی۔ ڈائریکٹر صاحب نار و وال۔ اور چند نیلی پوشوں نے احراری مقرر پر اظہارِ انصاف کرنے ہوئے کہا۔ آپ بگایاں اور فحش کلام کیا؟

مخالفین کی ناکامی کا اعلان

اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ”دیکھو۔ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں۔ تو کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ کہ مولوی شاد اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا“ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی نشان پر اپنی صداقت کا دار و مدار رکھا۔ اور فرمایا۔ اگر اس کا کوئی جواب دے گا۔ تو یوں سمجھو۔ کہ میں میت و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ مخالفین کی طرف سے شرائط کے مطابق کوئی جواب نہ لکھا گیا۔

اعجازِ مسیح کے متعلق حیل

دوسری کتاب جس کے متعلق تبلیغ دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجازِ مسیح تصنیف فرمائی۔ اور اس کے جواب کے لئے ۵۰۰۰ روپیہ بطور اتمام مقرر فرمایا۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمادیا۔ خالق کتاب لیں لہ جواب و من تمام للجواب فسوف یدری المستأثرون تشدیم و تدمیر (سرورق) کہ یہ وہ کتاب ہے جس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اگر اس کا کوئی جواب دینے کے لئے کھڑا ہوگا۔ تو وہ دیکھ لگا۔ کہ کس طرح شرمندہ اور ہلاک کیا جائے گا۔ یہ وہ معیار ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ آپ نے عرب و عجم کے علماء اور ادیبوں کو مقابلہ کے لئے بلا دیا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں دنیا کی سب طاقتیں ہیج ہو جاتی

لاہور
ماہ جولائی کی تبلیغی رپورٹیں مندرجہ ذیل حلقوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔
(۱) دہلی دروازہ۔ (۲) موچی دروازہ
(۳) بھاٹی دروازہ (۴) نیدر گنبد۔
(۵) مزنگ۔ (۶) گراچی شاہ۔
اور (۷) گنج۔

۶۴۔ احباب نے منظم طریقہ سے تبلیغ کی۔ اور اس طرح ۹۳۔ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۳۶۶۔ احباب کو غیر منظم طریقہ سے تبلیغ کی گئی۔ ۱۸۔ احباب نے ۳۸۔ خطوط لکھ کر تبلیغ کی۔ کل ۴۸۸ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ جن میں ۴۴۶۔ مسلمان ۱۵۰۔ ہندو۔ ۲۔ عیسائی۔ ۹۔ سکھ۔ اور ۶۔ غیر مبایعین تھے۔
۱۶۰۰۔ کامپیاں ٹائی کورٹ کے فیصلہ کی۔ اور ۲۵۰۰۔ متفرق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ دینس پورہ اور گنج میں پبلک اجلاس ہوئے۔

ایک شخص نے جو قلعہ گوجرانولہ میں رہتا ہے۔ بیت کا خط حضرت امیر المومنین ایہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔
مولوی غلام احمد صاحب تہجد نے دو دفعہ خطبہ جمعہ میں تبلیغ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے تبلیغی پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اور ماہوار اجلاس میں خاکسار نے انفرادی تبلیغ اور تبلیغ بذریعہ خطوط کی اہمیت بیان کی۔
خادم عبدالکریم سکریٹری تبلیغ لاہور۔
قلعہ سوہا سنگھ

۲۸۔ جولائی کو جلسہ کا انتظام کر کے اشتہار لگایا گیا۔ اور ڈھنڈور ابھی پڑایا گیا۔ مخالفین کی طرف سے ایک اشتہار لگایا گیا۔ کہ جو مسلمان جلسہ میں شرکت کریں گے۔ اس کا حقہ پانی بند کر دیا جائے گا۔ عصر کے بعد قریباً ۶ بجے جلسہ شروع ہوا۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل نے ”حیاتِ مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا“ کے موضوع پر تقریر

کی۔ دو چوبیس شرار کے روکنے کے کچھ مسلمان آگئے۔ اور ابھی صفوی دیر ہی گزری تھی۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اشتہار لگایا تھا۔ خود آگئے۔ کہ کوئی فتنہ کھڑا کریں۔ ابھی تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہمیں سوال و جواب کا موقع دیا جائے۔ ہم نے انہیں موقع دیا۔ لیکن سوائے شور و شر کے اور کچھ نہ کر سکے اور مغرب کی اذان تک اسی طرح شور مچاتے رہے۔ جس کو تمام غیر مسلم اصحاب اور انصاف پسند مسلم اصحاب نے بہت نا پسند کیا۔ اس کے بعد نماز مغرب کے لئے جلسہ بند کیا گیا۔ نماز کے لئے جیب ہمارے دوستوں نے مسجد میں جاتا پایا۔ جہاں پہلے عصر کی نماز ادا کر چکے تھے۔ تو مخالفین نے مسجد پر پھر دنگا دیا۔ تاکہ کوئی احمدی مسجد میں داخل نہ ہو۔ آخر ہم نے باہر ہی چٹائیوں پر نماز ادا کی۔ اور کھانا کھانے کے بعد جلسہ شروع کر دیا پھر وہی لوگ فساد کی غرض سے تیار ہو کر آگئے۔ اور ادھر ادھر سے آواز کتے رہے۔ جب مولوی دل محمد صاحب تقریر کے سلسلے کھڑے ہوئے۔ تو شور مچا لگ گئے۔ جب انہیں سوالات کے لئے وقت دیا گیا۔ تو ایک دو دفعہ سوال کرنے کے بعد تائیاں بجا دیں اور شور و غل کرنا شروع کر دیا۔ اور آٹھ کرچے لگے۔ مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات کی حقیقی تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے وضاحت سے بیان کی جس کو کسب و غیر مسلم حضرات نے بہت پسند کیا۔ آخر میں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل نے تقریر تقریر من اظلم من منعم مساجد اللہ کے متعلق کی۔ اس کے بعد جلسہ بعد نماز ختم ہوا۔ دوسرے دن صبح چوبیس محمد رفیع صاحب برادر خورد چوبیس فیروز الدین صاحب میرپیل کشر نے بہت کرا

ہم ترک کر دیں جس کے جواب میں اس نے کہا کہ ہم ایسا ہی کریں گے۔ ان کے لیے صاحب نے کہا کہ یہ رویہ اچھا نہیں ہے۔ احراری نے جواب میں کہا ہمارے لئے یہی اچھا ہے۔ ان کے لیے صاحب نے کہا۔

حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتویٰ تکفیر میں جارحانہ اقدام علمائے کبار

زمیندار کے مرزائی نمبر ہیں احمدیت کے متعلق وہی پرانے اور فرسودہ اعتراض دوہرائے گئے ہیں۔ جو مخالفین احمدیت اپنی ہٹ دھرمی اور کور باطنی کے باعث کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کے ہماری طرف سے بار بار جواب دیئے جا چکے ہیں۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار کی اس ناکام سعی پر کچھ روشنی ڈال دی جائے۔

زمیندار کے ایک مدیر معاون نے مغرب گو یہ مسلمانوں کے دو اعتراض اور ان کے جواب کے زیر عنوان مسلمانوں کو بڑھم خود اس دہم باطل سے نکالنے کی کوشش کی ہے کہ علماء اسلام مرزاہیوں کو کافر قرار دیکر ملت اسلامیہ کو اپنے قابل اعتنا جزو سے محروم کر رہے ہیں چنانچہ لکھا ہے "مرزا صاحب نے سب سے پہلے دینا مکان کو دروں مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ جو آپ کی خود ساختہ نبوت کے قائل نہیں ہیں"

اس کے بعد عمر مل کے طریق مل کو جہاد قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ علماء اسلام کا فتویٰ تکفیر مرزا صاحب کی سکھیت کے جواب میں تھا۔ لیکن جارحانہ اقدام کو تو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ اور دفاعی کوشش کے خلاف زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں

معلوم ہوتا ہے مدیر معاون نے یا تو دیدہ دانستہ متاملہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یا پھر اس کی جہالت اور لاعلمی کا یہ عالم ہے کہ اسے اتنا بھی معلوم نہیں کہ جارحانہ اقدام کس طرف سے ہوا۔ اور دفاعی کوشش کس نے کی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تکفیر و تفسیق کے فتویٰ میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ بلکہ اولاً خود علماء

نے آپ کو کافر قرار دے کر اپنے کفر پر ہم قصد میں ثابت کی۔ پس فتویٰ کفر کے متعلق جارحانہ اقدام علماء سنیوں کی طرف سے تھا نہ کہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے۔ اور آپ اس بات کو خود وضاحت سے بیان فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ حقیقۃ الوحی ص ۱۲ میں اس الزام کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پہلے ان لوگوں نے میرے پر کفر کا فتویٰ تیار کیا۔ اور قریباً دو سو مولویوں نے اس پر مہریں لگائیں۔ اور میں کافر ٹھہرایا گیا اور ان فتوؤں میں یہاں تک تشدد کیا گیا کہ بعض علماء نے یہ بھی لکھا کہ یہ لوگ کفر میں ہیں اور نصارائے سے بھی بدتر ہیں اور عام طور پر یہ فتوے دیئے کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔ ان کا مال چرا نا درست ہے۔ اور یہ لوگ واجب القتل ہیں" اس کے بعد ان مولویوں کے اقتراء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں "پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے میں کو در مسلمانوں اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا حالانکہ ہماری طرف سے تفسیق میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے۔ اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔۔۔۔۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ہے ان لوگوں کے فتوے کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو۔ تو وہ پیش کریں۔ ورنہ خود سوتج لیں کہ

یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہرا دیں آپ۔ اور پھر ہم پر یہ الزام لگادیں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزا ہے ہر ایک عقلمند سوتج سکتا اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ وہی

الزام اور اقتراء جس کی تردید حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام توحی کے ساتھ اپنی تحریروں میں فرما چکے ہیں۔ آج مدیر معاون زمیندار کمال دیدہ دلیری سے دوہرا رہے ہیں۔ اور میرا سے سلیم الفطرت اور روشن خیال مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ مولویوں کی جارحانہ تکفیر بازی اور نفاق انگیزی کو مدافعت پہلو پر محمول کریں گے۔

سبقت عقل زحیرت کریں چاہے بوجہی است حضرت سید محمد علیہ السلام ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں "میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے سینے خود کافر نہ بنالیوے۔ سو اس معاملہ میں ہمیشہ سے سبقت میرے مخالفوں کی طرف سے ہے کہ انہوں نے مجھ کو کافر کہا۔ میرے لئے فتویٰ تیار کیا۔ میں نے سبقت کر کے ان کے لئے کوئی فتویٰ تیار نہیں کیا"

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ مخالف مولوی حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کا فتویٰ دے کر جارحانہ اقدام کے مرتکب ہوئے۔

مضمون نگار مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ کے ایک اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے "جدید انجیال حضرات کی طرف سے علماء امت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ ایسا نہیں جو دوسرے فرقہ کے تیر تکفیر سے محفوظ رہا ہو۔ اگر بعض اہلسنت والجماعت شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو بعض شیعہ علماء سنیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں اور بریلویوں۔ اہل حدیث اور اہل قرآن

کے مابین مبادلہ تکفیر ہوتا رہتا ہے۔ اس الزام کی واقعیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ان تمام فرقوں کو جب مرکز رسالت کی طرف بلایا جائے تو حضور علیہ السلام کی عقیدت ان کے تمام اختلافات کو ختم کر دے گی" مختلف فرقوں کی باہمی تکفیر بازی کی واقعیت سے مضمون نگار کو مجال انکار نہیں۔ لیکن باوجود اس کے اس کی خوش فہمی کا یہ عالم ہے کہ وہ لوگ جو ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو کافر ملحد۔ زندیق بلکہ واجب القتل قرار دے چکے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ایک طرف رقعہ یدین اور آئین باجمہر کہنے والا مشرک اور دوسری طرف اپنے غیر مسلم استاد کو عزت کے طور پر استاذ کہنے والا۔ مولویوں پر مسیح کرنے سے انکار کرنے والا۔ عالم کو عظیم اور مولوی کو مولوی کہنے والا کافر ہے۔ ان کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ ایک اشارہ سے ایک نقطہ مرکوزی پر جمع ہو جائیں گے۔ اگر یہ ممکن ہے تو کیوں ان کو مرکز رسالت کی طرف بلا کر ان کے تمام اختلافات کو ختم نہیں کر دیا جاتا۔ اور اس کے لئے کوئی دقت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

مختلف فرقوں کے درمیان کفر باری کا یہ عالم ہے کہ اہلسنت والجماعت کہتے ہیں۔ لہجہ کافر اور واجب القتل ہیں (رد تبرا ص ۱۳) اور شیعہ کہتے ہیں۔ سوا فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے کوئی ناجی نہیں (حدیقہ مشہد اد ص ۶۵)

مقلدین کہتے ہیں۔ غیر مقلد اہلسنت سے خارج بلکہ رافضیوں اور خارجیوں کی طرح ہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز درست۔ نہ ان سے مخالفت اور مجالست درست و اختتام (المساجد ص ۸) اس کے مقابل غیر مقلد کہتے ہیں کہ مقلدین کے عقائد موجب شرک ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنی سجد میں داخل ہونیک اجابت نہیں دینی چاہئے" (مجموع فتاویٰ ص ۵۵۵)

جن لوگوں کی تکفیر بازی کی یہ حالت ہے ان کے متعلق یہ کہنا کہ ایک اشارہ سے ان کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ مرتکب دھوکہ دہی اور فریب کاری نہیں تو اور کیا ہے؟

ظلی نبوت اور غیر شرعی نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

”اے غافلوا! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے“ (تجلیات الہیہ)

(۲)

غیر شریعت کے نبی

مضمون نگار صاحب پیغام منج میں جملہ انداز میں فرماتے ہیں۔ نبی کو ہوتا ہے صاحب شریعت اور جس کو بغیر شریعت کے نبی کہا جائے گا۔ اس سے مراد محدث اور مجدد ہوگا۔ یا غوث قطب اور اویس است سے اسے موسوم کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے اخبار بدر ۱۷ اپریل ۱۹۱۹ء میں فرمایا ہے۔ کہ محی الدین ابن عربی کا مذہب ہے نبوت تشریحی بند ہے گو غیر تشریحی جاری ہے مگر ہمارا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ لیکن مضمون نگار کے نزدیک جب غیر تشریحی نبی سے مراد محدث مجدد ہو یا غوث قطب یا اویس است سے اسے موسوم کیا جائے گا۔ تو اس حوالہ سے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے محی الدین ابن عربی کی تردید میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ غیر تشریحی نبوت بھی بند ہے۔ کیا یہ نتیجہ نہ نکال دھڑکتے ہوئے؟

حوالہ کی تشریح

بزرگوار حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اگر یہ دیتا داری سے مکمل پیش کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق دیگر حوالہ جات پیش کردہ جملہ نکتہ پیدا ہو گیا ہے۔ تو سنئے یہ حوالہ خود تشریح طلب ہے۔ کہ اس میں غیر تشریحی نبوت سے محی الدین ابن عربی کی کیا مراد ہے۔ ہر حال بدر کا یہ حوالہ اگر مکمل ہے تو تشریح طلب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی دوسری تحریرات کی روشنی میں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس جگہ مراد غیر تشریحی نبوت سے محی الدین ابن عربی کی براہ راست نبوت ہے نہ کہ نبوت بالواسطہ۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر اور تبلیات کی تحریر میں جس میں آپ نے لکھا ہے۔ ”شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ مگر بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو“ ایسا تاقض تسلیم کرنا پڑے گا۔ جہیں تطبیق کی کوئی صورت نہ ہوگی غیر تشریحی نبی بھی نبی ہوتا ہے۔ اب رہا یہ کہ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت۔ مگر یہ بھی غلط ہے کیونکہ ہر نبی شرعی نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں بلکہ یہ صرف ایک مہبت ہے۔ جس کے ذریعہ اسود غیبیہ لکھتے ہیں۔ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ پھر اسی اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ ”یہ ضرور یاد رکھو کہ خدا کا اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے العام پالیگی جو پہلے نبی اور صدیق پانچکے پس نجد ان کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ مہیا کہ آیت لا یظہر علی غیبہ احد الا من اتھنی من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصطفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور اگر آیت اذھمت علیہم گو ای دیتی ہے۔ کہ اس مصطفیٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصطفیٰ غیب حسب مطلق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس مہبت

کے لئے محض بروز ظلیت اور فانی الرسول کا دروازہ کھلا ہے“

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نتائج ظاہر ہیں۔

(۱) پہلے نبی نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی کہلاتے تھے کہ شریعت لانے کی وجہ سے (۲) یہ نبوتیں اور پیشگوئیاں اس امت کو ملنے کا بھی وعدہ ہے۔

(۳) علوم غیب کا دروازہ حسب آیت لا یظہر علی غیبہ احد الا من اتھنی نبی اور رسول کے دوسروں پر بند ہے۔ (۴) مصطفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔

(۵) آیت اذھمت علیہم گواہ ہے۔ کہ یہ مصطفیٰ غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اس امت کو بھی ملے گا۔

(۶) حسب مطلق آیت مصطفیٰ غیب نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔

(۷) یہ مصطفیٰ غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اسکا طریق براہ راست بند ہے (۸) یہ مصطفیٰ غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے مہبت ہے۔

(۹) اسی مہبت کے لئے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اب صرف فانی الرسول بروز اور ظلیت کا دروازہ کھلا ہے۔

(۱۰) اس امت میں جو نبوت ملے گی۔ نقص نبوت کے لحاظ سے وہی نبوت ہوگی جو پہلوں کو ملی۔ مہبت ایک ہی ہے طریق حصول مختلف ہے۔

۱۱۔ بروز ظلیت اور فانی الرسول اس مہبت کے حصول کے لئے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے بطور دروازہ کے ہے نہ کہ انتہائی منزل مقصود کا مقام اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں۔

”ہمارا دعوئے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ جس سے ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے کہ جو بلحا فاکیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور غیر شریعت ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ اسی سے نبوت تشریحی نہیں جو

کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نبی کتاب لائے۔ ایسے دعوئے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ مگر خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسیٰ و ہارون کی شوکت و صداقت کا اظہار ہوا۔ پس وہ نبی کہلاتے۔

پھر حمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳ پر نبی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا تابع نہ ہو“

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں۔ بلکہ نبی بغیر شریعت کے بھی ہو سکتا ہے اور وہ نبی بھی ہوگا نہ کہ محض مجدد اور محض ولی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کوئی شریعت نہیں لائے۔ بلکہ ان پر مقرر تو رات کھولا گیا تھا۔ نیز یہ کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کے آخری خلیفہ تھے۔ اگر ضرورت پڑی تو اس کے متعلق بھی نشانہ حوالہ جات پیش کر دیئے جائیں گے۔

پس ان حوالہ جات کی موجودگی میں مضمون نگار کا یہ قول حیا و منصفانہ ہو گیا۔ کہ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت

قلب تدبیر کا نتیجہ

مضمون نگار صاحب مجھ پر قلب تدبیر کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جس نبی سے دنیا کو خدا کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچانا۔ اس کی شریعت آوری کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر کہو صرف اصلاح اور تجدید کی ضرورت ہے۔ تو یہ منصب تو مجدد کا ہے۔ اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔ بغیر شریعت کے نبی کی مثال نواب بے ملک کی ہے۔ جو بے صرف ہے۔

اب ظاہر ہے کہ غیر ہابیین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث اور مجدد کہتے ہیں۔ اور نبی غیر تشریحی سے بھی مراد محدث اور مجدد ہی سمجھتے ہیں۔

پس اگر غیر تشریف ہی نبی بے معرفت وجود ہے تو کیا خدا تعالیٰ نے خود بالہ ایک بے معرفت وجود کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے معرفت اس چیز کو کہتے ہیں جو کوئی کام نہ دے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محدث و غیر تشریف ہی نبی ہو کہ بے معرفت تھے تو ان کا بھی عبت ہو ۱۔ اس طرح خود بالہ خدا تعالیٰ کو ایک عبت فعل کا مستحب قرار دینا چاہیے گا۔

مسح موعود نے منصب نبوت پایا۔
پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محقق مجدد ہی تھے۔ اور نبی نہ تھے تو خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس نے آپ کو بار بار نبی کے نام سے پکارا۔ کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا تھا کہ کام تو اس کا صرف اصلاح اور تجدید دین ہے لہذا میں نے نبی کیوں پکاروں۔ مگر نہیں خدا جانتا تھا اس وقت اسلام کے لئے کمال تجدید کی ضرورت تھی۔ اور اس کام کی نوعیت کو مد نظر رکھ کر اس وقت ایسے ہی مجدد کی ضرورت تھی جو منصب نبوت بھی رکھتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے الہام سے بتایا کہ آپ کو منصب نبوت بھی عطا کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔ حقیقۃ الوحی ص ۹۵ پر آپ ص ۱۱۱ الہام اللہ تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر یلقی الروح علی من یشاء من عباده کل بركة من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم۔ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اے معترف کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشا ہے اور یہ تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔"

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر منصب نبوت اپنے کا الہام دعویٰ فرمایا ہے۔ اور یہ بھی الہام سے بتایا کہ یہ منصب آپ کو محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا نتیجہ ہے۔

متعدد اصطلاحات کی ضرورت
پیغام صلح کے مضمون نگار صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے بھائی اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی حقیقت نبی تھے۔ تو انہیں صاف کہنا چاہیے تھا کہ میں نبی ہوں۔ متعدد اصطلاحات اختراع کرنے کی ضرورت تھی۔ پھر آگے فرماتے ہیں غرض اس قدر اصطلاحات کے وضع کرنے سے تو نبوت کی حیثیت مشتبہ ہو جاتی ہے جیسا کہ فی الواقعہ ہوئی۔ ایک متلاشی حق کے سامنے اگر مرزا صاحب کو بحیثیت نبوت یا محدثیت پیش کیا جائے تو کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کی اس کے متعلق امید ہو سکتی ہے مگر جس شخص کے سامنے یہ موٹی موٹی اصطلاحات رکھ دی جائیں وہ تو سہم جائے گا۔ اور کوشش کرے گا کہ قریب آنے کی بجائے دور بھاگ جائے۔

پیغام صلح ۱۹ جون ۱۹۳۶ء
اگر بہت سی اصطلاحات سن کر متلاشی حق سہم جاتا ہے اور قریب آنے کی بجائے دور بھاگ جاتا ہے جو چاہیے تو یہ بھلا کیا غیر مبایعین کی ترقی کی رفتار مبایعین سے بہت زیادہ تیز ہوئی۔ کیونکہ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف مجد و محدث ہی پیش کرتے ہیں۔ مگر معاملہ عکس ہے کہ لوگ مبایعین کی جماعت میں کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں چاہیے تھا کہ ہم سے موٹی موٹی اصطلاحات سن کر سہم جاتے اور دور بھاگ جاتے لیکن عجیب بات ہے کہ زیادہ دور وہ ان لوگوں سے بھاگتے ہیں۔ جو ان موٹی موٹی اصطلاحات کو پیش نہیں کرتے۔ اور ان کی حالت لوں تعدد و قلت کی مصداق ہو رہی ہے لیکن مبایعین خدا کے فضل سے دن و رات ترقی کر رہے ہیں۔ پھر اگر ان موٹی موٹی اصطلاحات سے ان سہم کر دوں بھاگ جاتا ہے تو یہ بتایا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ موٹی موٹی اصطلاحات اختراع کر کے کیوں اپنی کتب میں پیش کیا کیا اس لئے کہ لوگ آپ سے دور بھاگ

جائیں یا قریب آئیں۔ حق بات یہ ہے۔ کہ امتی نبی یا فلی نبی وغیرہ کی اصطلاحات مسیح موعود علیہ السلام نے دور بھاگنے کے لئے بیان نہیں فرمائیں بلکہ قریب آنے کی زبان فرمائی اور اپنے بیان فرمائی تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھ لے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پہلے انبیاء کو اس قسم کی توجیہات کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی نبوت براہ راست تھی۔ اور ان کی کتابیں اس امر پر گواہ تھیں کہ انہوں نے انعام نبوت کسی پہلے نبی کی پیروی سے نہیں پایا لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کو سمجھانے کے لئے یہ اصطلاحات وضع نہ فرماتے تو لوگوں کے لئے غلط فہمی کا امکان ہو سکتا تھا۔ کہ شاید یہ بھی براہ راست نبی ہیں۔ کیونکہ تمام پہلے انبیاء ہمیشہ براہ راست ہی مقام نبوت حاصل کرتے رہے ہیں۔ پس پہلی مشرقتوں میں بالواسطہ نبوت کا ذکر نہ تھا۔ ہاں قرآن شریف نے یہ امر واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ متابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبوت مننے والی ہے۔ وہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اندر کوئی مل سکے گی جیسا کہ فرمایا۔ من یطیع اللہ والرسول فادلک مع الذین افہم اللہ علیہم من البشیرین الخ۔ پس یہ کہنا کہ قرآن مجید میں بالواسطہ نبوت کا ذکر نہیں سخت غلطی ہے اسی بالواسطہ نبوت کا مقام سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اصطلاحات وضع فرمائی ہیں۔ اور یہ اصطلاحات منطوق قرآن کے مطابق ہیں نہ کہ مخالف۔ اگر یہ اصطلاحات قرآن کے خلاف ہوتیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں کیوں اختیار فرماتے ہیں مضمون نگار صاحب کا یہ خیال باطل ہے کہ قرآن مجید میں ان اصطلاحات وضع کرنا کا ذکر نہیں۔ عقلمندوں کے لئے ان اصطلاحات کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

متعدد اصطلاحات اور احترام نبوت
مضمون نگار صاحب نے اپنے اس مضمون میں ایک کام کی بات بھی لکھی ہے اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن میں آپ نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نبوت کے احترام کے لئے ان اصطلاحات کو اختیار فرمایا ہے نہ کہ استخفاف کے لئے (پیغام صلح ۱۹ جون ۱۹۳۶ء)

واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے احترام نبوت کے لئے ان اصطلاحات کو اختیار فرمایا۔ نہ کہ استخفاف نبوت کے لئے۔ پس جب یہ اصطلاحات استخفاف نبوت کے لئے نہیں۔ تو جس مامور پر یہ اصطلاحات صادق آئیں اس کی نبوت کو غیر نبوت قرار دے کر آپ لوگوں کو نبوت کا استخفاف کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ پھر جو اصطلاحات نبوت کا احترام کرنے والی ہوں وہ لوگوں کو دور نہیں بھاگائیں بلکہ قریب لاتی ہیں۔ جیسا کہ عمدۃ الکافی دے رہا ہے۔ کہ مبایعین کے زمرہ میں لوگ بفضل خدا کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ پس یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کی خاطر اور یہ امر سمجھانے کی خاطر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر آپ نبوت کے مدعی نہیں۔ آپ نے ایسی اصطلاحات وضع فرمائیں۔ درہم خدا تعالیٰ کے نزدیک چونکہ سب نبی نبی ہی ہوتے ہیں اس لئے وہ نبی کے لئے نبی کی اصطلاح کو تشریف ہی الفاظ کے اضافہ کے ساتھ استعمال نہیں فرماتا۔ اسی لئے اس نے جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو نبی کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔ دیسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یا ایہا النبی کہہ کر نبی کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے پس جب تشریحی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے احترام نبوت کے لئے ایذا کر دہ ہیں۔ نہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو عبات کھل گیا کہ نہ اسے الہی می ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی میں نہ کہ غیر نبی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق محض نبی کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ تاکہ کوئی بد فہم فلی نبی۔ و امتی نبی کی اصطلاحات سے آپ کا غیر نبی ہونا نہ سمجھ لے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"

بھلو ال سماں ٹاؤن کمیٹی کے انتخاب

ایک آخری فتوے باز کی فسوناک حرکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سابق پریذیڈنٹ کا رویہ
مسلمانوں کے متعلق

باہری سیراج صاحب بھروی سالانہ کان کنی بھلو ال کی پریذیڈنٹ کے گذشتہ فزرس سے موصے رہے تھے۔ اس طویل عرصہ میں بیس مسلمانان مشہرہ اپنے معاملات میں بھی ان کے علائقہ تعصب و تنگ نظری کا نشانہ بنے رہے۔ ہندوؤں کی کثرت اور مخلوط انتخاب کی برکات کی وجہ سے یوں تو چھ کی چھ نشستیں ہندوؤں کے قبضہ میں چلی آتی ہیں۔ اور ان چھ میروں میں سے ایک ممبر بھی ایسا منتخب نہ ہوتا تھا جو باہری صاحب سے دیانتدارانہ اختلاف بھی رکھ سکے۔ لیکن اسال خدا نے مسئلوں کی آہ من کر عیب سے ایسے سامان مینا کر دیئے۔ جن کی وجہ سے بھلو ال کے کبار ہندوؤں کے چند نہایت ہی شریف دیانتدار اور غیر تعصب افراد نے باہری صاحب کا منظم مقابلہ کر کے ان کے اقتدار کو ملامت کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ستم رسیدہ مسلمان جو اس قسم کے تحوکی تاکس میں تھے۔ کیسے خاشوش رہتے۔ انہوں نے بھی کبار ہندوؤں کی حماست کی ان کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک

بڑی اکثریت باہری صاحب کے خلاف مئی مسلمانوں کا قابل تعریف باہمی اتحاد اس موقع پر دواں کے قلیل انعقاد اور کمزور مسلمانوں نے مولوی محمد اشرف صاحب غلیب جامع مسجد بھلو ال کی قیادت میں باہمی اتحاد اور استقلال کا وہ قابل فخر نمونہ پیش کیا۔ جس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ اس امید پر کہ اس طرح سے ان کے معائب کا خاتمہ ہوگا۔ ہر ایک مسلمان انجمن اسلامیہ بھلو ال کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے کے لئے بے تاب تھا۔ الیکشن کے تین روز قبل انجمن نے کور نے اپنے تمام ممبروں اور عام مسلمانوں کے اتفاق سے باقاعدہ ایک ویز دیوشن کے ذریعہ یہ متفقہ فیصلہ کر دیا۔ کہ تمام مسلمان اپنے ووٹ کبار پارٹی کے امیدواروں کو دیں۔ جملہ مسلمانان بھلو ال کا کمالی اعتماد اور ہمدردی حاصل ہے مسلمانوں کے اس رویے نے مخالفین پر بہت طاری کر دی۔

گجری کا حملہ مسلمانوں پر

بھیرہ کے مولوی ظہور احمد صاحب گجری جو "حزب الانصار" کی قیادت کی وجہ سے اپنے آپ کو خود ساختہ "فتوے کا ماہر" خیال کرتے ہیں۔ ان کے سونہ میں پانی بھر آیا۔ وہ اس ذریعہ موقع سے کیوں محروم رہتے جیتاب

بقیہ صفحہ ۱۰

اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ "آخری کتبہ مندرجہ اخبار عام پھر فرماتے ہیں۔۔۔
"اے غافل تلاش تو کردش مذہم میں خدا کی طرف سے کوئی نئی قائم ہو گیا ہے۔"
ان ہر دو مقامات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے گنجی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور ظلی واسی و فیو کا لفظ ساتھ نہیں بڑھایا۔ دلی دوسرے حال میں آگے چل کر عاشید میں آپ نے

یہ وضاحت فرمادی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اسے امتی نہ کہا جائے جس کے معنی ہیں ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے۔ نہ کہ براہ راست اس سے ظاہر ہے کہ امتی کا لفظ واسطہ کو ظاہر کرنے کے لئے کتبہ کثرت کی لغی کے لئے۔ لختہ بدو کا تکتون من العافلیین
خاکار قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لاہور

ہو گئے۔ باہری صاحب بھی اپنے مولن کی فتوے بازی سے کیونکو مستفید نہ ہوتے۔ فوراً دربار حزب الانصار ملک رسانی حاصل کی بسلسلہ گفتگو کا باب ہوا۔ اور الیکشن سے دو روز پیشتر گجری صاحب ایک خاص پروگرام کے تحت "فتوے کا تباہ کن گرز" بہراولئے مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ پر ایک علہ آور کی حیثیت سے عازم بھلو ال ہوئے مسلمانوں کے استقلال پر جب سرسری نظر ڈالئے پر گجری صاحب محسوس ہوئی۔ تو تنہائی میں باہری پارٹی سے ساز باز کرنے کی غرض سے ملحقہ مواضعات مثلاً لہانی اور مٹی نور شریعت سے گئے۔ دوسرے روز دوسرے وقت کبار پارٹی کو اطلاع دی کہ گجری صاحب و غلط کے بیان سے مسلمانوں کے اندر تعزید انشاق پیدا کرنے کی خاطر آج وارہ ہونے والے میں چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد باہری صاحب کے نام کوٹ مومن سے ایک آدمی کا تار سمول ہوا۔ میں میں گجری صاحب کے لئے موڑ روانہ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ باہری صاحب نے اسی وقت کا دروانہ کر دی بسا تہ ہی عصر کے وقت گجری صاحب کا اپنا ایک قد مولوی محمد اشرف صاحب کے نام بدیں عرض پہنچا۔ کہ میں رات کو بھلو ال پہنچ جاؤنگا۔ وغنا کی ڈنڈی پڑاؤ۔ چونکہ کار پہنچ چکی تھی اس لئے آپ معزہ وقت سے بہت پیشتر مسجد میں جلوہ افروز ہو گئے مسلمانان ملاقات جنہیں اگلی صبح میدان انتخاب میں مقابلہ کے لئے انتظامات کی تیاری کرنی تھی۔ بھلا اس بے موقعہ دعنا کو کیوں سنتے۔ تاڑ گئے کہ گجری صاحب ہر قیمتی وقت کو بھی ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور گجری صاحب نے اپنے مقصد کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر سرکردہ ہمارے سے بحث و تمحیص کا بازار گرم کیا۔ کبھی باہری صاحب کی تعریف کے پل بانڈتے۔ کبھی ان کے نقائص کو تسلیم کر کے آئندہ بہتر سلوک کی امید دلاتے۔ کبھی باہری صاحب کے اثر و اقتدار کا رعب دے کر ان کی مخالفت کے خطرناک نتائج کی بھولے بھائے مسلمانوں کو دھکی دیتے۔ لیکن ان تمام دھکیوں کا مسلمانوں کے مومنانہ استقلال پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے انجمن کے فیصلہ کے بعد کسی بیرونی تجویز کو پریشہ

کے برابر بھی دقت دینے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ مشاء کی نماز کے بعد گجری صاحب نے وعظ کا ارادہ کیا۔ لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ تمام نمازی مسجد کو خالی کر کے انتظامات انتخاب میں مشغول ہو گئے ہیں۔ اب گجری صاحب کو مسجد میں کیا کام تھا۔ ذات کو ہی کہیں رنڈ چکر ہو گئے۔ اور مسلمانوں کو اس مصیبت میں مبتلا کر گئے۔ کہ رات بھر بیچارے گجری صاحب کے پیدا کردہ زہریلے اثر کا عوام کے دلوں سے ازالہ کریں۔

گجری صاحب کی فتوے بازی
گجری صاحب اپنے اس آخری حربہ کو استعمال میں لانے کے لئے مضطرب ہو گئے جس کی تیاری انہوں نے احتیاطاً پہلے ہی کر رکھی تھی۔ الیکشن کے روز علی الصبح سنوکی عام کے عنوان سے ایک پوسٹر میں کے اپنے "ظہور احمد گجری امیر حزب الانصار" لکھا تھا۔ بھلو ال کے محلی کوچاں میں جاسبا جسد کیا جا رہا تھا۔ اور اس کو لگانے والے وہ درزی تھے جو باہری صاحب کی دکان واقع بھیرہ پر بیٹھے ہیں۔ اور گجری صاحب کے حواری ہیں۔

مذکورہ پوسٹر باہری صاحب کے "الیکشن پر دو چنگیڈ پفلٹ" کے ساتھ ایک وقت میں ایک ہی طبع سے تیار کیا ہوا تھا۔ مقام تعجب ہے۔ کہ مسلمانان بھلو ال کے قطعی فیصلہ کے بعد باہری کسی شخص کو عین الیکشن کے موقع پر دورہ کرنے اور "فتوے عام" کے عجیب نام سے ایسا بزم پھیلانے کی کیوں رشتہ محسوس ہوئی۔ جس کا انجمن کے فیصلہ کو پاش پاش کرنا یعنی خدا۔ یہ کونسا شرعی مسئلہ تھا۔ اور کس شرعی کتاب کی ورق گردانی کر کے انجمن سے مشورہ لئے بغیر ایسے دلکش اور پڑزیب مگو بظاہر غیر جانب دارانہ فتوے کو صادر کرنا مرقع خیال کر لیا گیا۔ کہ تمام غیر مسلم بحیثیت غیر مسلم مساوی ہیں۔ مسلمان جس سے اپنا فائدہ سمجھیں۔

مسٹر گاہا کی ضمانت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے چند روز پہلے میں نے لکھا تھا کہ مسٹر گاہا کی گرفتاری اور ضمانت کے متعلق کچھ مسلمان لیڈروں نے جو شور مچا رکھا ہے۔ اس سے مسٹر گاہا کی امداد اس قدر مقصود نہیں جس قدر اپنی ذات کا پراپیگنڈہ مقصود ہے۔ گزشتہ چند روز کے واقعات نے اس بات کو عیاں طور پر ثابت کر دیا ہے۔ اور اب مسلمان بھی اس بات کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ انقلاب نے لکھا ہے کہ:-

"لاہور میں جب مسٹر گاہا کی ضمانت کا مسئلہ درپیش ہوا تو حاکم عدالت نے سپاس نثار کی بجائے ڈیڑھ لاکھ کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور مسلمان کا دلنجان قومی دربار پر لگے۔ تاکہ الامور کے حیلہ القہر مسلمان رؤسا اور تجار میں سے ایک ذوق حضرات کو ضمانت پر آمادہ کریں۔ اکثر اور اندیشہ صاحب نے تو صاف کہہ دیا کہ نہ صاحب ہم اس ضمانت کے قصے سے باز آئے۔ . . . بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی دو لکھنوی ادنیٰ قیمت کا احساس کر کے اور مفت کی تحقیر حاصل کرنے کے لئے وعدہ کر لیا کہ بہت خوب میں کل۔ انجے عدالت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اور ضمانت دید ونگا۔ آپ بالکل بے فکر رہیں۔ لیکن گنگو گاہا اور مسٹر حمید فطرت ان کی کے تلون کے لئے شمار ملاحظہ فرمائیے چکے تھے۔ اس لئے وہ بے فکر نہ ہوئے اور ضمانتوں کی تلاش جاری رہی۔"

سیاست نے تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت، انکشافات کئے ہیں۔ اس کا بیان ہے . . . عدالت شن میں اہل دار کیا گیا تو سیکڑوں اس بات پر آمادہ نظر آتے تھے لگ بھگ لاکھ روپیہ کی ضمانت بھی ہوئی تو سہم اخل کو بیٹھے۔ ایک رہیں نہ تو یہاں تک کہ یہاں کہ وہ اپنی جائداد تک فروخت کر دینا یہ بلکہ بالکل عادی سون کر ہادی عمارت بندھ گئی۔ لیکن ان زبانی جمع نوچ کر بیواؤں کو پیش کیا کہ مسٹر گاہا کی ضمانت تو ہوگی نہیں پھر کیوں نہ مفت کریم دشمن مال حاصل کریں۔ شاید آئندہ انتخابات میں یہ چیز قاعدہ سے اللہ کی مہربانی اور رؤسا شہر کی بدقسمتی کے گاہا کی درخواست منظور ہوگئی پس پھر کیا تھا اپنے ڈبوں میں گھس گئے۔ . . . مسٹر حمید ایک ایک رہیں کے روانے پر گئے اور انہیں ضمانت دینے کے لئے کہا۔ لیکن سب نے عدالت انکار کر دیا بلکہ شہر میں کہ بعض سربراہی اوروں کا رویہ نہایت غیر شریفانہ تھا۔ وہ بزرگ اپنی جائداد تک فروخت کرنے کو تیار تھے ان کا آج تک پتہ نہیں چلا کہ انہیں زمین کھا گئی یا وہ آسمان کو پرواز کر گئے۔ یہ تمام شور چند آدمیوں نے اپنے فرائض پراپیگنڈہ کے لئے شروع کیا تھا۔ اس کا مندرجہ بالا اقتباسات سے بہتر اور کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور جب ان کا یہ راز طشت از باہم ہو رہا ہے تو نئے نئے بہانے تراشے جا رہے ہیں۔ سراسر غلط افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ پہلی افواہ یہ پھیلائی گئی کہ چندوں کا ایک دفعہ مسٹر گاہا سے حیل میں جا کر لا۔ اور ان سے کہا کہ گروہ ہندوین جاتیں تو ان کی ہیں۔

نہایت ہی حسرتناک رہا۔ یعنی کھار پارٹی کے باقی پانچوں امیدوار بڑی شاندار اکثریت کے ساتھ کامیاب ہو گئے۔ اور باہری صاحب کی پریذیڈنسی ایک خواب بن کر رہ گئی۔ اب سنا ہے۔ کہ ممبری سے بھی مستحق ہونے کی تجویز پر غور فرمایا ہے۔

اخراجی مفتی کی بے ہودگی

تجرب ہے۔ کہ اسلامی پریس کو اب تک کیوں اس اہم معاملہ کی اطلاع نہیں مل سکی۔ وہ کیوں خاموش ہے۔ کیا یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اسلامی جرائد اب دیانتدارانہ کے ساتھ اس اجراجی مفتی کے خلاف زبردست عداوتے احتجاج بلند کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر بھلاؤں کے مسلمانوں کے زخمی قلوب پر ہمدردی کا مہر ہم لگائیے۔ ساقی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمان بھلاؤں خصوصاً مولوی محمد اشرف صاحب خطیب دیہاں محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ بھلاؤں کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ان کی بے نظیر کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کیا جائے۔ جو انہوں نے دو ماہ کی ان ٹھک و تسوں سے مسلمانان بھلاؤں کے اندر باہمی اتفاق و واداری اور استقلال پیدا کرنے کے صلہ میں حاصل کی۔

الیکشن کے موقع پر اہل اسلام نے مولوی ظہور احمد کے خلاف احتجاج بلند کرنا اپنے لئے نامناسب اور معسر خیال کیا تھا۔ لیکن آج اس بھلاؤں میں بگوسی صاحب پر ملامتوں کی بوجھار کی جا رہی ہے جہاں اس سے پیشتر ان پر پھول برسائے جاتے تھے۔

چونکہ خاک رنود اس الیکشن میں خاص دلچسپی لینے کی وجہ سے ایک چشم دید گواہ ہے۔ اس لئے اگر ضرورت ہوں۔ تو اذیت اور متعذرت تحریروں کی بنا پر مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں تمام دیگر راز ہائے سر بستہ کا انکشاف کیا جائیگا۔ اللہ رکھا رہے محمد اقبال براجہ بابلی از بحیرہ

درخواست اخبار

جمل حسین صاحب ہلا نیس تال اجاب درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز چاہتے ہیں کہ کوئی دوست ان کے نام کو معرکہ کے لئے

اس کو دوٹ دیں۔ مشترکا کوئی پابندی نہیں کیا بھلاؤں کے مسلمانوں کو اس قدر سب سے غیرت سمجھ لیا گیا۔ کہ نورس کے افورسناک سلوک کے بعد ان میں اس قدر اہمیت بھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ کہ وہ کسی متفقہ فیصلہ پر پہنچنے سے قبل اپنے ٹیک ویدیا منفید وغیرہ مفیدہ میں تیز کرکیں۔ کیا اس تمیز کے لئے کسی سیر و فی نیم حکیم کی ضرورت تھی۔ اور کیا انجمن کاریز و لیونشن ناکافی تھا؟ جب ان سب امور کا جواب بھی میں سے ہے تو بتایا جائے۔ کہ ایک الٹا "ہدایت نامہ" غیر مفتی کی حمایت کی خاطر جاری کرنے کی وجہ کیا تھی۔ جو مسلمانوں کی مرضی کے خلاف تھا۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ اجراجی مفتی کی تائید میں مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ کو برباد کرنے کی خاطر حسب معمول یہ چال چلی گئی۔ ورنہ عین یہ ٹھگ کے موقع پر اہل اسلام کو جانتی اور حق سے بے نیاز کر کے انفرادی غلو کو ترجیح دینے کی طرف راغب کرنے کا مقصد سوائے اس کے کیا تھا کہ مسلمانوں کے آقا کو برباد کیا جائے۔ تاکہ وہ متفقہ فیصلہ سے ہٹ کر آپس میں متصادم ہوں۔ کوئی ادھر دوٹ دے۔ اور کوئی ادھر بھی وجہ تھی کہ مہیدان انتخاب میں مخالفین بگوسی صاحب کے فتویٰ کا مضمون بلند آدا سے سنا سنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

نتیجہ کیا نکلا

اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ جاہل مسلمان و دورا نے بگوسی صاحب کی آواز پر لبیک کہہ کر باہری صاحب کو دوٹ دے دی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ باہری صاحب صرف دو دوٹوں کی کثرت سے کامیاب ہو گئے۔ اگر بگوسی صاحب ان چار دوٹوں کے انحراف کا موجب نہ ہوتے۔ تو باہری صاحب کو اسی قدر دوٹوں کی کثرت سے شکست نصیب ہوتی۔ اور انہیں پہلے ہی روز میدان ہمیشہ کے لئے خالی کرنا پڑتا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد ٹیک تھی پر تھی۔ اس لئے باہری صاحب کے لئے بگوسی صاحب کا وجود نامعقول و بے رحمت مہیب زحمت ثابت ہوا۔ ان کا انجام

دنیا کے مقویات میں ایک آسان مقوی ایک بام

برقی بام دور حاضری کی تمام مقوی خارجی ادویات سے ہر شکل میں متبادل بہتر ثابت ہو رہا ہے۔ برقی بام اہل التریب خوشبودار اور ہر موسم اور ہر عمر میں یکساں مفید باندھنے اور گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا۔ سوزش جلن سے پاک آبلہ دوست گندگی کی زحمت سے بری۔ اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ منواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری و نقائص و بچپن کی غلط کاریوں اور عادات و انحال بد کے اسباب نتائج وغیرہ دور ہوں۔ دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ نازک طبع اصحاب کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی گالاں بچہ خود غیر۔ فوٹ:۔ شہرت اور وقت کے لئے تحریر کرنے پر املیغی اندرونی خرابیاں دور کرنے کے لئے کسی قیمت میں روانہ ہوتی ہے۔

پتہ ۱۔ حکیم ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) منٹھرا۔ یوپی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن - اگر گتہ ہیبانیہ میں عرصہ ایک ماہ سے جو خانہ جنگی شروع ہے۔ اب نیا وہ شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور اس کے خاتمہ کی فی الحال کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کل صبح سان سبٹین پر دوبارہ باغیوں کا حملہ شروع ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ باغیوں کے تین ہزار لیا سے سان سبٹین کے کوہستانی علاقہ پر ہم باری کر کے حملہ میں امداد دیں گے۔

میدلرڈ - اگر گتہ - مونٹانا بالوں کی بغاوت میں حصہ لینے کے اصرار میں دو بلانی جرنیل کو رٹ مارشل کے فیصلہ کی رو سے گولی کا نشانہ بنائے گئے۔

لاہور - اگر گتہ - رابرٹس پانچاب یونیورسٹی نے ایک اعلان میں واضح کیا ہے کہ میرٹھ کونسل کے امتحان میں کسی لڑکی کو شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تاوقتیکہ اس کی عمر امتحان کے پہلے روز چودھ سال کی نہ ہو چکی ہو۔ پہلے چونکہ لڑکیوں کی عمر مقررہ نہ تھی اس لئے بعض کم سن لڑکیاں کالج کے وقت طلبہ کو رس کر پڑھنے پر مجبور ہوتی تھیں۔ **ہانگ کانگ** - اگر گتہ - ہیکر وین میں تباہی خیز طوفان کی وجہ سے ایک چٹان گر گئی جس کے تپو میں ایک سو چینی زندہ رہ گئے۔ فوج نے ایک برطانی جہاز کے چالیس مسافروں کی جانیں بچائیں۔ طوفان نے کینٹن میں شدید تباہی مچالی۔ بہت سے مکانات گرنے لگے۔ درختیاں تباہ ہو گئیں۔

لنڈن - اگر گتہ - مراکش کی فوجیں بدو جوڑ میں اشتراکیوں کو تہ تیغ کر رہی ہیں۔ سینکڑوں اشتراکیوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ بہتوں کو بیس بیس کی ٹولیوں میں لٹا کر کے نشانہ بنہ دق بنادیا جاتا ہے اور لاشیں تدارکش کر دی جاتی ہیں۔

روما - اگر گتہ - ترکی سفیر متعینہ ادیس آبابا دارالسرے کی اجازت سے ترکی معاملات میں شہرہ یکہ ہوئے کے لئے وطن روانہ ہو گیا ہے۔ یہاں اس واقعہ کی بنا پر یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ ترکی کی طرف سے اطالوی فتوحات کو تسلیم کرنے کا پہلا اقدام ہے۔ **میونخ** - اگر گتہ - بعد ہم ہوا ہے کہ

فرانس اور بلجیم کی حکومتوں نے میڈرڈ کی حکومت کو تسلیم کیا ہے اور اسکو بھیجے ہیں۔

لاہور - اگر گتہ - انجمن اسلامیہ لاہور کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اس خبر میں کہ مسجد چرخ کی دواپن کے متعلق حکومت نے لٹ و لٹ و لٹ و لٹ و لٹ و لٹ کے لئے تیار نہیں۔ کوئی صداقت نہیں۔ حکومت کے ساتھ ہماری گفت و شنید اور خط و کتابت جاری ہے۔ تا حال حکومت کی طرف سے اس قسم کا جواب نہیں ملا۔

اسٹمبلہ - اگر گتہ - وزیر ہند کی منظوری کے لئے ایک فوجی سکیم بھیجی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی ریزرو فوج میں ایک ہزار افسر اور ہندوستانی ریزرو فوج میں پانچ سو افسر مقرر کئے جائیں۔ یہ افسر باقاعدہ فوج کے افسروں کی طرح تھوڑی سی الادائی اور دیگر مراعات حاصل کریں گے۔

لنڈن - اگر گتہ - حکومت ترکی نے ترک زبان کو غیر ملکی محاورات اور الفاظ سے پاک کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کانفرنس میں متحدہ اہرین اسٹمبلہ کی شمولیت کی توقع ہے۔ **لنڈن** - اگر گتہ - سان سبٹین ان انتہا پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو حکومت کے برے موید ہیں۔ ان لوگوں نے جن میں اکثریت کان کنوں کی ہے۔ اعلان کیا ہے کہ باغیوں کے حوالے کرنے کی بجائے ہم شہر کو ڈاٹنا میٹ سے اڑا دینے کو ترجیح دینگے۔ **اسٹمبلہ** - اگر گتہ - ہزار چھی بیسٹی داس نے برلن میں ہندوستانی ہائی کمیشن کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں ان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دی گئی ہے۔

لاہور - اگر گتہ - سر خالد لطیف گکبا کے کاغذات ضمانت ابھی تک تصدیق ہو کر دیں نہیں ہوئے۔ اور ضمانت کی منظوری کے بعد رات روز گزر جاتے پر وہ ابھی تک جودنیل حوالات میں ہیں۔

اوسلو - اگر گتہ - روس کی اشتراکی حکومت نے سٹالن اور دیگر افسران کو قتل

کرنے کی سازش میں شامل ہونے کے الزام میں متحدہ دانشی اس کو گرفتار کیا تھا۔ اور دو کورٹ مارشل کر دئے گئے تھے۔ اور حکومت روس نے ٹرائل کی اس سازش کو کٹھنر ظاہر کیا تھا۔ ٹرائل کے بعد جو آج کل فاروسے میں جلا وطنی کے دن گزار رہا ہے اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے دہشت انگیزوں کو روسی اشتراکی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے روس میں نہیں بھیجا اور میرا ان لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن میں نے روس کے متعلق غیر ملکی اخبارات میں چند مضامین مندرجہ ذیل میں راجھی - اگر گتہ - حکومت یہاں سے غلط سارن کے کلنگ کو ساڑھے سات ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی اعانت کے لئے دیا ہے۔

ممبئی - اگر گتہ - آج بمبئی کا رپورٹ کے ایماس سے میں مسلمان ارکان میسر کے خلاف بطور احتجاج داک اڈٹ کر گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مندر کو مسجد سے الگ کر دئے گئے ان کے درمیان دیوار بنائی جانی تھی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ آج میسر نے رد ٹنگ دیا۔ کہ چونکہ میں باور یہ مطالبہ کرنے کے باوجود کہ سب کمیٹی کی رپورٹ کو زیر بحث لایا جائے۔ سب کمیٹی کے ارکان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے کمیٹی کی رپورٹ کو زائل کر دیا جائے۔ داک اڈٹ کرنے والے ارکان نے اس رد ٹنگ کے خلاف بطور احتجاج ایک **لنڈن** - اگر گتہ - لنڈن کی تجارت برآمد جو لائی میں ۱۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ جو نومبر ۱۹۳۶ء سے لیکھا اس وقت تک سب سے زیادہ ہے۔

امرتسر - اگر گتہ - گیارہویں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے بخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی - سونا ویسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی اور چاندی ویسی ۲۹ روپے ۲ آنے ۳ پائی **کلکتہ** - اگر گتہ - آج کلکتہ کے

ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱۳۳ ۱/۲ پونڈ۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۴۰ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶ ۲/۵ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ روپیہ۔ جاوا ۱۰۰ روپیہ = ۵۵ گلدن۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۲ مارک۔

ہندوستان - اگر گتہ - میڈرڈ میں تین ہفتہ کے قیام کے بعد ایک اخبار نویس نے بیان کیا ہے کہ میڈرڈ زیادہ غریبہ تک باغیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اشیائے خورد و نوش کی ترسیل کے سلسلہ کا انقطاع رہنا ہو جانے سے میڈرڈ کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اس وقت اشیائے خورد و نوش کو خریدنا بہت دشوار ہے **احمد آباد** - اگر گتہ - گاندھی جی نے احمد آباد کے کارخانہ داروں کو برقیہ ارسال کیا ہے کہ انہوں نے مزدوروں کی اجرتوں میں تخفیف کے جو نوٹس جاری کئے ہیں انہیں واپس لے لیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ایسے نوٹس مصالحت کے اصول کے منافی ہیں۔

لاہور - اگر گتہ - پنجاب کے تقریباً بیس اچھوت بیڈروں نے ڈاکٹر امبیڈکار کو ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اچھوتوں کو سکون دہمب اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں اور اس ضمن میں مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سکول میں جمہوریت چٹ اور ذات پات کی تمیز ہندوؤں سے بھی زیادہ ہے۔ پنجاب کے اچھوت ہندوؤں کی طرح سکون دہمب کے بھی سخت مخالفت میں اور وہ دیگر صوبوں میں رہنے والے اچھوتوں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ سکولوں کے خراب میں نہ آئیں۔

کلکتہ - اگر گتہ - مولانا ابوالکلام آزاد نے لاہور کے ایک جلسہ میں عزیز ہند کی طرف سے ان کا نام امارت ملت کے لئے پیش کئے جانے کے سلسلہ میں ایک مکتوب لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ امارت ملت کے سلسلہ میں میراث نام بہرگز نہ لیا جائے۔